احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کیلئے

روزنامہ **الفضل** ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

فون: ۴۴۹

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۲/۷۷ | سوموار ۶- جمادی الاوّل ۱۴۱۳ھ، ۲- نبوت ۱۳۷۱ہش، ۲- نومبر ۱۹۹۲ء | نمبر ۲۵۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حقیقی توبہ مکافاتِ عمل سے بچاتی ہے

جو چیز معافی دلاتی ہے وہ زبانی توبہ نہیں ۔ بلکہ وہ گہری توبہ ہے جو دل کو چیر دینے والی ہو۔ اور اسے خون کر دینے والی ہوتی ہے ۔ وہ توبہ ہو تو انسان مکافات عمل سے بچ سکتا ہے ورنہ ۹۹ فیصد لوگ ایسے ہی ہوتے ہیں جو گناہوں کے بعد توبہ کرتے ہیں مگر ان کی توبہ حقیقی توبہ نہیں ہوتی ۔ ان کا استغفار حقیقی استغفار نہیں ہوتا ۔ وہ سمجھ رہے ہوتے ہیں کہ ان کا گناہ معاف ہو چکا ۔ مگر باریک در باریک راہوں سے انہیں اپنے اعمال کا بدلہ ہی دنیا میں مل جاتا ہے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ ۔ الثانی)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

”ایک عورت کو چاہیئے کہ ہر وقت اپنے خاوند اور اس کے والدین کی خدمت میں لگی رہے اور دیکھو کہ عورت جو کہ اپنے خاوند کی خدمت کرتی ہے تو اس کا کچھ بدلہ بھی پاتی ہے ۔ اگر وہ اس کی خدمت کرتی ہے تو وہ اس کی پرورش کرتا ہے مگر والدین تو اپنے بچّہ سے کچھ نہیں لیتے وہ تو اس کے پیدا ہونے سے لے کر اس کی جوانی تک اس کی خبر گیری کرتے ہیں اور بلا کسی اجر کے اس کی خدمت کرتے ہیں اور جب وہ جوان ہوتا ہے ۔ تو اس کا بیاہ کرتے اور اس کی آئندہ بہبودی کے لئے تجاویز سوچتے اور اس پر عمل کرتے ہیں اور پھر جب وہ کسی کام پر لگتا ہے اور اپنا بوجھ آپ اٹھانے اور آئندہ زمانہ کے لئے کسی کام کرنے کے قابل ہو جاتا ہے تو کس خیال سے اس کی بیوی اس کو اپنے ماں باپ سے جُدا کرنا چاہتی ہے یا کسی ذرا سی بات پر سبّ و شتم پر اُتر آتی ہے ۔ اور یہ ایک ایسا ناپسند فعل ہے جس کو خدا تعالیٰ اور مخلوق دونوں ناپسند کرتے ہیں۔

خدا تعالیٰ نے انسان پر دو ذمّہ داریاں مقرّر کی ہیں ۔ ایک حقوق اللہ اور ایک حقوق العباد ۔ پھر اس کے دو حِصّے کئے ہیں ۔ یعنی اوّل تو ماں باپ کی اطاعت اور فرمانبرداری اور پھر دوسری مخلوق الہٰی کی بہبودی کا خیال ۔ اور اسی طرح ایک عورت پر اپنے ماں باپ اور خاوند اور ساس سُسر کی خدمت اور اطاعت ۔ پس کیا بد قسمت ہے جو ان لوگوں کی خدمت نہ کرکے حقوقِ عباد اور حقوق اللہ دونوں کی بجا آوری سے منہ موڑتی ہے ۔“

(ملفوظات جلد پنجم صـ ۱۸۰)

درخواست دعا

حضرت مریم صدیقہ صاحبہ تحریر فرماتی ہیں کہ ، میری ہمشیرہ محترمہ امۃ القدوس صاحبہ بیگم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کے متعلق قادیان سے اطلاع ملی ہے کہ ان کی ایک آنکھ جس کا گذشتہ دنوں اپریشن ہوا تھا وہ تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ٹھیک ہے دوسری آنکھ میں سخت درد اٹھی ۔ فوری امرتسر لے گئے ۔ وہاں آنکھ کے ماہر ڈاکٹر نے دیکھ کر کہا کہ کارنیا میں پلس پڑ گئی ہے اور دوائیوں سے اسے کنٹرول کرنے کی کوشش کر رہے ہیں ۳۱ ، اکتوبر کی رات دس بجے یہ تو معلوم ہو گیا کہ اپریشن ہو گیا ہے مگر مفصّل معلوم نہ ہو سکا۔

احباب میری بہن کی مکمل صحت کے لئے بہت دعا کریں۔

درخواست دعا

محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب ناظر تعلیم اطلاع دیتے ہیں کہ :

میرے بہنوئی عزیزم ڈاکٹر مرزا لئیق احمد صاحب ابن محترم صاحبزادہ مرزا حفیظ احمد صاحب کو چند دن ہوئے دل کی تکلیف ہوئی ہے ۔ اُن کے بارہ میں بہت تشویش ہے ۔ علاج جاری ہے ڈاکٹروں نے مکمل آرام کا مشورہ دیا ہے ۔ احباب جماعت سے خصوصی دعا کی درخواست ہے

ہماری زندگی کا کوئی لمحہ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے خالی نہ ہو

اقتباس از خطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث

”ہماری زندگی کے ہر لمحہ میں ہر جہت سے خدا تعالیٰ کی بے شمار نعمتیں ہم پر نازل ہو رہی ہیں اس لئے ہماری زندگی کا کوئی ایک لمحہ بھی ایسا نہیں ہونا چاہیئے جو خدا تعالیٰ کی یاد سے خالی ہو ۔ یا ذکر الٰہی سے معمور نہ ہو کوئی ناسمجھ اپنی جہالت میں جو مرضی کہدے لیکن حقیقت یہی ہے کہ (دین حق) نے ہمیں یہی بتایا ہے اور قرآن کریم نے کھول کر ہم پر واضح کر دیا ہے اس لئے کوئی عقل مند انسان اس علم کے باوجود یہ دعویٰ نہیں کر سکتا کہ انسان کے لئے ایک لمحہ بھی خدا تعالیٰ کے ذکر سے خالی رہنے کا کوئی جواز ہے ۔ قطعاً کوئی جواز نہیں بلکہ انسان یہ محسوس کرتا ہے کہ اس کی زندگی کا ہر لمحہ خدا تعالیٰ کی یاد میں گزرنے کے باوجود اللہ تعالیٰ کی نعماء کا بدلہ اور شکر ادا نہیں کر سکتا ۔ کیونکہ وہ اپنی محدود طاقتوں کے ساتھ غیر محدود نعمتوں کا شکر کیسے ادا کر سکتا ہے ۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اُس نے کہا جتنی تمہیں طاقت دی ہے اس سے زیادہ تم پر بوجھ نہیں ڈالوں گا لیکن اس نے یہ ضرور کہا کہ جتنی طاقت دی ہے اتنا بوجھ برداشت کر لینا تاکہ میری رضا کی جنتوں میں داخل ہو سکو۔

پس ہم پر دو ذمہ داریاں ہیں۔

ہم سے مراد افراد جماعت احمدیہ ہیں ۔ جن کو میں نصیحت کرنے کا حق رکھتا ہوں اور مجاز ہوں ۔ ایک ذمّہ داری یہ ہے کہ ہماری زندگی کا کوئی لمحہ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے خالی نہ ہو ۔ دوسری ذمّہ داری یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے ذکر سے اپنی زندگی کا ہر لمحہ معمور رکھنے اور خدا تعالیٰ کے پیار کو حاصل

(باقی صـ ۲ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۲، تبلیغ ۱۳۷۱ہش ۲، نومبر ۱۹۹۲ء

سوچ کے زاویئے

اس میں تو کچھ شک نہیں کہ روپیہ پیسہ ہماری ضروریات زندگی کو پورا کرنے کا ذریعہ ہے۔ اور جس کے پاس جتنا زیادہ روپیہ پیسہ ہے اتنا ہی اسے آسودہ حال کہا جا سکتا ہے غربت تو انسان کو مذہب سے بھی منہ موڑنے کا باعث بن سکتی ہے اور جرائم بھی زیادہ تر ضروریات کے پورا نہ ہونے کی وجہ سے سرزد ہوتے ہیں اگرچہ فیشن کے طور پر امراء کے طبقہ میں بھی جرم سرزد ہوتا ہے لیکن زیادہ تر جرائم کی وجہ غربت ہوتی ہے یا یہ کہا جا سکتا ہے کہ ایک خاص قسم کے جرائم (چوری وغیرہ) غربت ہی سے تنگ آکر کئے جاتے ہیں۔

یہ تو ظاہری صورت ہے روپے پیسے کے استعمال کی یا اس کے فقدان کی۔ لیکن اگر غور کیا جائے تو روپیہ پیسہ ہمیں وہ کچھ نہیں دیتا جس کی ہمیں تلاش ہوتی ہے اور وہ ہے سکونِ دل۔ روپے پیسے کے باوجود بے سکونی ہو سکتی ہے روپے پیسے ہی سے ابتلا آنے کا بھی امکان ہوتا ہے۔ بعض اوقات تو روپے پیسے کی ریل پیل اخلاقی دیوالیہ نکال دیتی ہے اور اس کے بل بوتے پر انسان وہ کچھ کر گزرتا ہے جس سے انسانیت شرماتی ہے۔ غرضیکہ روپیہ پیسہ ضروری بھی ہے اور ابتلا کا باعث بھی۔ اس کے پیچھے دوڑنے کی بجائے اگر ہم سوچ سمجھ کر سکون کی تلاش کریں۔ تو اس کا ہونا اور نہ ہونا یکساں ہو جائے گا۔ اس کے ہوتے ہوئے بھی سکون میسر آئے گا اور اسکی عدم موجودگی میں بھی انسان پرسکون رہے گا۔

یہی حال زندگی کے تمام شعبوں کا ہے۔ ہر بات کے مختلف زاویے ہیں۔ مختلف ڈھنگ میں کوئی چیز مفید ہے تو نقصان دہ بھی ہے۔ کوئی چیز ہماری ضرورت پوری کرتی ہے تو ہمارے لئے مضرت رساں بھی ہو سکتی ہے۔ اصل بات کسی چیز کا حصول نہیں بلکہ اس کے حصول کے نتائج کا ہے۔ اگر ہم چیزوں کا رخ اچھے راستوں کی طرف موڑ لیں تو ہمارے لئے مفید اور اگر انکا رُخ غلط راستے کی طرف مڑ جائے تو وہی ضرر رساں۔ ہماری سوچ یہ زاویے مقرر کرتی ہے۔ ہمارے لئے سکون بھی مہیا کرتی ہے اور پریشانی کا باعث بھی بن سکتی ہے۔ اللہ تعالٰے ہماری سوچ کو صحیح سمت کی طرف سفر کرنے کی توفیق دے۔

ترے دل میں محبّت کا کوئی شعلہ نہیں بھڑکا
دھڑکتے دل کو صبح و شام رہتا ہے یہی دھڑکا
مِری فصلِ خزاں میں بھی بہاریں جگمگائی ہیں
کہوں میں تو کہوں کیسے کہ یہ موسم ہے پت جھڑ کا

ابوالاقبال

نام و نشاں پہ طرزِ و ادا پر بھی اعتراض
دستار پر بھی رنگِ قبا پر بھی اعتراض

انداز پر، حجاب و حیا پر بھی اعتراض
اُس بے وفا کو میری وفا پر بھی اعتراض

جو بھی مزاجِ غیر میں آئے وہ سب بجا
میرے شعارِ صبر و رضا پر بھی اعتراض

ہر تازہ واردات پہ خود میں سمٹ گئے
سہنے پہ سارے جور و جفا پر بھی اعتراض

ہے دستگیر میرا توانا و کارساز
گر ہو سکے تو جڑ دو خدا پر بھی اعتراض

جھلاّ گئے عدو مرے پیہم ثبات پر
اب اُن کو اپنی طرزِ جفا پر بھی اعتراض

خود اپنے ہاتھ، آستیں، دامن تو دیکھتے
جن کو ہے میرے رنگِ حنا پر بھی اعتراض

دیکھا بس ایک بار جسے فتح کر لیا
وسعت پذیر ارض و سما پر بھی اعتراض

ہر گوشۂ زمین تک پہنچا پیامِ گل
خوشبو بدوش بادِ صبا پر بھی اعتراض

دل اور خدا کے درمیاں حائل نہیں حجاب
اس رشتۂ خدا و دُعا پر بھی اعتراض

امۃ الباری ناصر

بقیہ صدا سے آگے

کرنے کے ساتھ ساتھ ہمارے دل میں شدید تڑپ ہونی چاہیئے کہ انسانیت جو (دینِ حق) سے دُور پڑی ہوئی ہے وہ بھی اللہ تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرنے اور جیسا کہ خدا تعالیٰ نے اعلان فرمایا ہے۔ خدا تعالیٰ کی ہدایت وہی پائے گا جو اس کی طرف جھکے گا اس لئے یہ دُعا ہونی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ ان کو توفیق عطا فرمائے وہ بھی انابت الی اللہ کی توفیق پائیں اور اس کے بدلے میں خدا تعالیٰ ان کی ہدایت کے سامان پیدا کرے ......

اپنے اوقات کو اللہ تعالیٰ کے ذکر سے خاص طور پر معمور رکھیں۔ اور دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہماری ہر سوچ اور فکر کو راہِ راست دکھائے۔ ہمارے لئے نور سے معمور ماحول پیدا کرے۔ اور ہدایت کے سامان عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے فیصلوں میں برکت ڈالے اور رحمتوں سے توازے"

(از خطبہ فرمودہ ۳۱ مارچ ۱۹۷۸ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فارسی منظوم کلام

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:

چہ شیریں منظری اے دل ستانم
چہ شیریں خصلتی اے جانِ جانم

اے میرے محبوب تُو کیسا خوبصورت ہے اور اے میرے خدا تُو کیسا شیریں خصلت ہے؟

چو دیدم رُوئے تو دل در تو بستم
نماندہ غیرِ تو اندر جہانم

جب مَیں نے تیرا منہ دیکھا تو تجھ سے دل لگا لیا اور دنیا میں تیرے سوا میرا کوئی نہ رہا

تواں برداشتن دست از دو عالم
مگر ہجرت بسوزد استخوانم

دونوں جہان سے دست برداری ممکن ہے مگر تیرا فراق میری ہڈیاں تک جلا دیتا ہے

در آتش تن باسانی تواں داد
ز ہجرت جاں رود باصد فغانم

آگ کے اندر بدن آسانی سے ڈالا جا سکتا ہے مگر تیری جُدائی سے میری جان آہ و فغاں کرتی ہوئی نکلتی ہے

ان اشعار میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اللہ تعالیٰ سے اپنی انتہائی محبت کا اظہار کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے حسن اور اس کی شیریں صفات کا ذکر کر کے قارئین کو اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ کیا ہے۔ آغاز ہی میں حضور اللہ تعالیٰ کی خوبصورتی کا ذکر کرتے ہیں اور اس کے ساتھ ہی خدا تعالیٰ کی انتہائی پیاری صفات کا بھی ذکر فرماتے ہیں کہ اے خدا جب سے مجھے تیرا پتہ چلا ہے اور اس پتہ چلنے کو آپ نے مونہہ کے دیکھنے سے تعبیر کیا ہے اس وقت سے میں نے اپنا دل تجھے دے دیا ہے یعنی میں تجھ سے محبت کرنے لگا ہوں اور اب میری کیفیت یہ ہے کہ مجھے ساری دنیا میں تو ہی تو نظر آتا ہے۔ تیرے سوا میں کسی اور کو نہیں دیکھتا۔ اس کیفیت میں یہ میرے لئے نہایت آسان ہے کہ میں دونوں جہان کو چھوڑ دوں ان کی ایک شمہ بھر پرواہ نہ کروں مگر جہاں تک تجھ سے جدا ہونے کا سوال ہے۔ تیرا فراق ناقابل برداشت ہے یہ تو میری ہڈیوں تک کو جلا دیتا ہے۔ حضور فرماتے ہیں کہ یہ بات بہت آسان ہے کہ انسان اپنے آپ کو جلتی ہوئی آگ میں ڈال دے اور بھسم ہو کر رہ جائے لیکن جہاں تک خدا تعالیٰ سے جدا ہونے کا سوال ہے اس کے متعلق حضور فرماتے ہیں کہ اس سے تو آہ و فغاں کرتی ہوئی میری جان نکلتی ہے۔ یعنی دنیاوی آگ میں تو میں بخوشی اپنے آپ کو پھینک سکتا ہوں۔ میرے دل میں کوئی تذبذب بھی پیدا نہیں ہوگا اور میرے ہونٹوں پر تکلیف کا کوئی فقرہ بھی نہیں آئے گا۔ لیکن خدا تعالیٰ سے جدائی تو ایسی ہے کہ اس سے جب جان نکلتی ہے تو روتی اور پیٹتی ہے آہ و فغاں کرتی ہے۔ گویا کہ یہ بات آگ میں پڑنے سے بھی زیادہ تکلیف دہ ہے۔ حضور کے ان اشعار سے اللہ تعالیٰ کا حسین چہرہ بھی سامنے آتا ہے۔ اور اس سے محبت کے لئے دل تڑپنے بھی لگتا ہے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر کہ، ہم تیرے چہرے کو پہچان سکیں تیری میٹھی صفات سے مستفید ہو سکیں اور تجھے اپنا دل دے کر کون و مکان سے بے نیاز ہو جائیں اور صرف اور صرف اس بات کی کوشش میں لگے رہیں کہ تجھ سے کسی رنگ میں بھی ہمیں دوری نہ ہو۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

> "ہمارا خدا تمام کائنات کا خدا ہے۔ رُوحانی دُنیا کا بھی وہی خدا ہے اور جسمانی دُنیا کا بھی وہی خدا ہے۔ اس لئے اس سے ہم مستغنی نہیں ہو سکتے۔ دُعا اصل ہے۔ دُعا ہی کے ذریعے ہم خدا سے تعلق جوڑتے ہیں۔ اور اس سے مدد چاہتے ہیں۔"
>
> (ارشاد حضرت امام جماعت احمدیہ - الرابع)

ہماری تاریخ

ربوہ کی زمین خریدنے کے کچھ عرصہ پہلے حضرت امام جماعت الثانی نے اس زمین کو دیکھنے کے لئے ۱۸؍ اکتوبر ۱۹۴۷ء کو مندرجہ ذیل خدام کے ساتھ سرگودھا کا سفر اختیار فرمایا۔

۱۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب۔
۲۔ حضرت نواب محمد دین صاحب۔
۳۔ حضرت مولوی عبدالرحیم صاحب درد۔
۴۔ چوہدری اسداللہ خان صاحب بیرسٹر ایٹ لاء
۵۔ راجہ علی محمد صاحب افسر مال۔
۶۔ شیخ محمد دین صاحب دفتر جائداد صدر انجمن احمدیہ۔

راجہ علی محمد صاحب فرماتے ہیں کہ

"رتن باغ لاہور سے صبح سویرے روانہ ہو کر تقریباً دس بجے یہ قافلہ ربوہ میں جہاں اب بسوں کا اڈہ ہے وہاں پہنچا۔ یہاں حضور نے اپنی کار سے نکل کر سڑک پر کھڑے ہوئے رقبے کا جائزہ لیا۔ بالخصوص سڑک اور ریلوے لائن کی درمیان اس رقبہ کے واقع ہونے کا اور اس طرح اس کی جائے وقوع پر غور فرمایا۔ پھر حضور نے سڑک کے متوازی سامنے کی پہاڑی پر چڑھ کر پہاڑی کے پیچھے زمین کی سطح کو دیکھنے کا خیال کیا اور پہاڑی پر چڑھنا شروع کیا۔ لیکن اس کی نصف بلندی تک پہنچ کر فرمایا میں کمزوری محسوس کرتا ہوں اور اوپر نہیں جا سکتا اور نیچے اتر آئے۔ مگر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب اور مکرمی محترم مولوی عبدالرحیم صاحب درد اللہ تعالیٰ ان دونوں پر اپنی رضا کا اظہار فرماتا رہے جو حضور کے ساتھ اوپر چڑھ رہے تھے چوٹی پر پہنچے اور پہاڑی کے پیچھے جو زمین کی صورت تھی اس کا حضور سے ذکر کیا۔ بعد ازاں سڑک پر تھوڑی دور سرگودھا کی طرف آگے چل کر سڑک پر پانی پینے کے ہینڈ پمپ سے خود چلو میں پانی لے کر چکھا اور فرمایا پانی تو خاصا اچھا ہے۔ وہاں سے روانہ ہو کر احمد نگر کے بالمقابل سڑک پر اپنی موٹر سے نکل کر نزدیک ہی ایک کنویں کے قریب درخت کے نیچے کھڑے ہو گئے اور تمام ہمراہی احباب کے حلقہ میں احمد نگر کے جو چند غیر از جماعت معززین سے جو وہاں آ گئے تھے مخاطب ہوئے بالخصوص وہاں کے نمبردار چوہدری کرم علی صاحب سے (یہ فوت ہو چکے ہیں) دریافت فرمایا کہ دریائے چناب میں سیلاب کے پانی کی زد کی حد کہاں تک ہے۔ نمبردار نے عرض کیا کہ سیلاب کا پانی تو یہاں تک بھی پہنچ جاتا ہے پھر دریافت فرمایا کہ آیا وہ رقبہ جہاں اب ربوہ آباد ہے سیلاب کی زد میں ہے اس پر نمبردار مذکور نے کہا کہ یہاں تو پانی صرف ایسی صورت میں پہنچے گا کہ جب سیلاب کے پانی کی بلندی اس درخت کی جس کے نیچے حضور کھڑے ہیں جھکی ہوئی شاخوں کو چھوئے۔ ان لوگوں کی تالیف قلوب کے لئے تھوڑی دیر اور وہاں گفتگو فرمائی اور پھر سرگودھا کی طرف سفر شروع کیا۔ موٹر میں بیٹھے کڑانہ پہاڑیوں کے دامن میں جو کھلا میدان ہے۔ اس کا جائزہ لیا۔ سرگودھا پہنچ کر محترم چوہدری عزیز احمد صاحب سب جج کی کوٹھی پر جو ان دنوں وہاں تعینات تھے دوپہر کا کھانا تھا۔ کھانا تمام ہمراہی احباب سمیت تناول فرمایا

یہ کھانا حضرت نواب چوہدری محمد دین صاحب پکا کر اپنے ہمراہ موٹر میں لے گئے تھے۔ اس کے بعد ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں اور اس کے بعد جلدی لاہور کو روانہ ہو کر قریباً شام کے وقت لاہور پہنچ گئے۔ اس سفر کے متعلق حضور خود فرماتے ہیں۔

ہم سات آٹھ مہینے سے کوشش کر رہے تھے کہ ایک جگہ لی جائے جہاں قادیان کی اجڑی ہوئی آبادی کو بسایا جائے۔ یہ تجویز ستمبر ۱۹۴۷ء میں ہی کر دی گئی تھی۔ اور اس خواب کی بناء پر جو میں نے ۱۹۴۱ء میں دیکھی تھی کہ میں ایک جگہ کی تلاش میں ہوں جہاں جماعت کو پھر جمع کیا جائے اور منظم کیا جائے۔ ہم نے یہاں پہنچتے ہی ضلع شیخوپورہ میں کوشش کی پہلے ہماری یہ تجویز تھی کہ ننکانہ صاحب کے پاس کوئی جگہ لے لی جائے۔ تا سکھوں کو احساس رہے کہ اگر انہوں نے قادیان پر جو احمدیوں کا مرکز ہے حملہ کیا تو احمدی بھی ننکانہ صاحب پر حملہ کر سکتے ہیں۔ اسی خیال کے ماتحت میں نے قادیان سے آتے ہی آٹھ نو دنوں

باقی صـ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات ، واقعات ، شخصیات ——— نون ۔ سین

جولان پہاڑیاں

کچھ عرصے سے اسرائیل شام کو یہ پیشکش کر رہا ہے کہ امن کے بدلے وہ جولان پہاڑیوں کا ایک حصہ واپس کرنے کے لئے تیار ہے شام نے اس پیش کش کو کلیتہً مسترد کر دیا ہے اور کہا ہے کہ جب تک جولان پہاڑیوں کا سارا علاقہ واپس نہ کیا جائے امن کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔ اب جبکہ واشنگٹن میں مشرق وسطیٰ میں قیام امن کا ساتواں دَور شروع ہے اسرائیل نے ایک دستاویز شام کو پیش کی ہے جو جولان پہاڑیوں کے ایک حصے سے فوجیں واپس بلانے سے تعلق رکھتی ہے لیکن شام نے اس دستاویز کو مسترد کر دیا ہے۔

یزک رابین اسرائیل کے وزیراعظم نے کہا کہ میں نے اپنی طرف سے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ اور ہر ممکن کوشش جو شام کے ساتھ امن کے سلسلے میں ہو سکتی ہے وہ کی ہے۔ اب جو دستاویز ہم نے پیش کی ہے اس کا اصل مقصد یہی ہے کہ شام کے رویے کا پتہ چلے۔ اگر شام نے یہ دستاویز مسترد کر دی (جو واقعی اس نے کر دی ہے) تو میں سمجھوں گا کہ مجھ سے امن کے لئے جو کچھ ہو سکتا تھا وہ میں نے کیا ہے۔ اسرائیل شام کا یہ مطالبہ تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں کہ ساری جولان پہاڑیاں واپس کی جائیں۔ یزک رابین نے کہا ہے کہ اگر شام کو امن چاہیئے تو اسے یقیناً جولان پہاڑیوں کی ضرورت نہیں ہے لیکن اگر وہ جولان پہاڑیاں مانگتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اسے امن میں کوئی دلچسپی نہیں۔ عربوں کا خیال یہ ہے کہ جس امن کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے کہ زمینیں واپس کر کے امن قائم کیا جائے وہ یقیناً ایک اور جنگ کا پیش خیمہ ہو سکتا ہے۔ یزک رابین نے کہا ہے کہ شام کے ساتھ مکمل طور پر امن کا قیام جولان پہاڑیوں سے واپسی کے ساتھ منسلک نہیں ہے۔ اس کا یہ بھی ارادہ ہے کہ وہ اردن لبنان اور فلسطینیوں سے الگ ہو کر فیصلے کرے دمشق اس بات کا خواہاں ہے کہ اسرائیل کو مکمل طور پر جولان پہاڑیوں سے واپس آجانا چاہیئے۔ اور صرف اسی صورت میں عربوں اور اسرائیلیوں کی آپس میں صلح ہو سکتی ہے۔

سری لنکا میں مظاہرے

سری لنکا میں ۱۶۳ افراد جو تامل علیحدگی پسند باغیوں کے ہاتھوں مارے گئے۔ ان میں سے ۱۵۰ مسلمان تھے۔ چنانچہ اس بات پر مظاہرہ کرنے کے لئے سری لنکا مسلم کانگریس نے احتجاجی جلوس اور جلسے کا اہتمام کیا۔ پولیس کی نفری جو ایسے لباس میں ملبوس تھی جو فساد زدہ علاقوں میں جانے کے لئے پہنا جاتا ہے اور لاٹھیاں گھما رہی تھی نے ایک بڑی مسجد (مردانہ میں) اندر گھس کر مسلمانوں پر حملہ کیا۔ بہت سے لوگ اس حملہ میں زخمی ہو گئے ایک نیوز ایجنسی کے فوٹوگرافر کو ایک شخص نے بتایا کہ اس نے ایک شخص کو گرتے اور اس کا خون بہتے دیکھا اور خون سے رنگے ہوئے کپڑے بھی وہاں پائے گئے بعض رپورٹوں میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ تامل لوگوں کی گاڑیوں کو آگ لگا دی گئی۔ سری لنکا کے مختلف علاقوں میں دکانیں اور سکول بند رکھے گئے۔ اور سفید جھنڈے لہرائے گئے گلیوں میں اور سڑکوں پر مسلح پولیس گھومتی رہی۔ اسی طرح کولمبو کی بڑی مسجد کے اردگرد بھی پولیس کا پہرہ تھا۔ ٹرنکومالی کے شمالی ضلعوں میں مثلاً امپارہ اور باتی کالوآ جہاں پر زیادہ تر مسلمان رہائش رکھتے ہیں دکانیں بھی بند رہیں اور رسل و رسائل کا سلسلہ بھی بند رہا۔ جس شخص نے اخبار نویسوں کو یہ بات بتائی وہ سری لنکا مسلم کانگریس کا ایک فرد ہے اس نے مزید کہا کہ مسلمان خاصی تعداد میں ہلاک ہونے والوں کے لئے دعا کی غرض سے مسجد میں جا رہے تھے۔

پارلیمنٹ کا اجلاس اس وقت ختم کر دیا گیا جب حزب اختلاف کا کوئی رکن پارلیمنٹ میں حاضر نہ ہوا۔ کہتے ہیں کہ گذشتہ ہفتہ برٹش ٹائیگرز جن کا تعلق تامل ایلم سے ہے اور جو اپنے لئے ایک الگ علاقہ مانگتے ہیں اور یہ علاقہ شمال اور مشرق میں ہے نے گاؤں کے ۱۴۵ افراد کو ہلاک کر دیا ۱۲ پولیس مین بھی ہلاک ہوئے۔ اور ایک ضلع میں آٹھ فوجیوں کی بھی موت واقع ہوئی۔ اس علاقے کے رہنے والوں نے بتایا کہ ۲۰۰۰ لوگ جھنڈے (بینرز) اٹھا کر گھوم رہے تھے۔ اور ٹائیگرز کی مخالفت کر رہے تھے۔ اس نے کہا کہ دکانیں اور سنہالیز کمیونٹی کے اکثر لوگوں کے مکانات بند رہے۔ اور لوگ اپنی جگہوں کو چھوڑ کر دوسری جگہوں میں چلے گئے۔ سری لنکا مسلم کانگریس کے لیڈر محمد اشرف نے پارلیمنٹ کو بتایا کہ "سیاہ جمعہ" مظاہرہ ان لوگوں کے خلاف ہے جو باغی ہیں اور تامل لوگوں کے خلاف نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ مسلم کمیونٹی اچھی خاصی سنجیدہ اور بالغ نظر ہے وہ ٹائیگرز اور تامل میں فرق کرنا جانتی ہے۔ انہوں نے جس مظاہرے کا مطالبہ کیا تھا اسے پرامن رکھنے کا ارادہ تھا۔

ٹائیگرز نے سنہالیز اور مسلمان علاقوں پر حملے شروع کر رکھے ہیں۔ کیبنٹ کے ایک نمائندے نے اخبار نویسوں کو بتایا کہ باغی یہ کوشش کر رہے ہیں کہ حکومت سے فوج الگ ہو جائے اور وہ اسی طرح شہریوں پر حملے کرتے رہیں۔

بھارت اور جوہری توانائی

فرانس نے کہا ہے کہ بھارت جسے ایک لمبے عرصے سے توانائی کی قلت کا سامنا ہے وہ نیوکلیر سٹیشن سے بجلی پیدا کرنے میں اس کی مدد کر سکتا ہے۔ لیکن ایسے معاہدے کے تشکیل پانے سے قبل اسے یہ معاہدہ کرنا چاہیئے کہ وہ کلیدی نیوکلیر توانائی کو پھیلانے سے رکا رہے گا۔ فرانس کے وزیر نے جو تحقیقات اور خلاء کے معاملات کے وزیر ہیں۔ یہ بھی تجویز کیا ہے کہ فرانس کے ساتھ نیوکلیر اینڈھن کی فراہمی کا معاہدہ دوبارہ کیا جا سکتا ہے۔ یہ معاہدہ ایک موجود بھارتی پلانٹ کے سلسلے میں ہوگا۔ لیکن یہ بھی اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ جوہری توانائی کے عدم پھیلاؤ کا معاہدہ پہلے ہو جانا چاہیئے۔ بھارت نے یہ معاہدہ بمبئی کے قریب تاراپور کے ایک فاسٹ (تیز ترین) بریڈر کے سلسلے میں کیا ہوا ہے اور یہ اس وقت کیا گیا تھا جب امریکہ نے بھارت کو اس کی سپلائی اس لئے بند کر دی تھی کہ اس نے توانائی ڈیوائس کا ۱۹۷۳ء میں ایک ٹسٹ کیا تھا۔ اس کے بعد بھی بھارت نے ایک ٹسٹ کیا ہے حالانکہ وہ یہ کہتا ہے۔ کہ اس کے پاس جوہری اسلحہ موجود نہیں ہے اس سے پہلے معاہدہ دس سال کے لئے تھا۔ لیکن بھارت نے جوہری توانائی کے عدم پھیلاؤ کا معاہدہ کرنے سے انکار کر دیا اور کہا کہ یہ ایک ناروا امتیازی سلوک ہے کیونکہ بعض ممالک کے پاس جوہری توانائی موجود ہے اور بعض کے پاس نہیں۔ جن کے پاس ہے انہیں کوئی کچھ نہیں کہتا۔ اور جن کے پاس نہیں ہے انہیں حاصل کرنے سے روکا جاتا ہے۔ چونکہ فرانس نے عدم پھیلاؤ کے معاہدے پر دستخط کئے ہوئے ہیں اس لئے اسے اس بات کی ضرورت ہے کہ وہ محفوظ شرائط پیش کرے۔ اسی لئے وہ چاہتا ہے کہ بھارت کھل کر سامنے آئے اور جب تک وہ یہ بات واضح الفاظ میں نہ کہے کہ وہ جوہری توانائی کو روکنے کے حق میں ہے اس وقت تک اسے ہر ایسی چیز کی فراہمی روک دی جائے جو جوہری توانائی میں کام آسکتی ہے۔ وزیر موصوف نے کہا کہ ہم بھارت کے ساتھ تعاون کرنے کے لئے تیار ہیں لیکن بھارت کو بھی ہماری ذمہ داریوں کا احساس کرنا چاہیئے۔ آخر ہم نے عالمی برادری کے ساتھ جوہری توانائی کے پھیلاؤ کے روکنے کا معاہدہ کیا ہوا ہے۔

گذشتہ چند سالوں سے امریکہ کی طرف سے بھارت پر دباؤ ہے کہ وہ جوہری توانائی کے پھیلاؤ کو روکنے کا معاہدہ کرے اگرچہ بھارت کی حکومت بار بار یہ بات دہرا رہی ہے کہ وہ ایسے کسی معاہدے پر دستخط کرنے کے لئے تیار نہیں۔ دوسری طرف تجزیہ نگاروں کا کہنا ہے کہ بھارت بڑی بے تابی سے یہ کوشش کر رہا ہے کہ وہ اپنی اہلیت کو تیزی سے بڑھائے۔ بھارت کے وزیر کلپانا تھ رائے نے ایک عالمی توانائی کانفرنس کو بمبئی میں گذشتہ ہفتہ بتایا کہ آئندہ پندرہ سالوں میں بھارت میں توانائی کی ضرورت دگنا ہو جائے گی۔ اور یہ ان تمام سکیموں سے بڑھ کر ہے جو اس وقت ہمارے پاس زیر عمل ہیں

میو ہسپتال

پنجاب کے وزیر صحت اور بہبود آبادی چوہدری جعفر اقبال نے بتایا ہے کہ میو ہسپتال لاہور کی مرمت توسیع اور جدید ترین آلات اور مشینری کے لئے ایک ماسٹر پلان بنایا جا رہا ہے۔ آپ ایک اعلیٰ سطحی میٹنگ کی صدارت کر رہے تھے۔ یہ میٹنگ جمعہ کے روز منعقد کی گئی۔ وزیر موصوف نے

باقی صفحہ ۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کس نے کیا کہا

جناب احمد ندیم قاسمی اپنے کالم رواں دواں میں "ہمارا بے چارہ نظامِ تعلیم" کے زیرِ عنوان لکھتے ہیں:۔

چند روز پہلے روزنامہ "جنگ" میں "جدید دور کے تقاضے اور ہمارا نظامِ تعلیم" کے موضوع پر ایک نشست ہوئی تھی جس میں صوبائی وزیر تعلیم اور پنجاب یونیورسٹی کے وائس چانسلر کے علاوہ متعدد ماہرین تعلیم نے حصہ لیا تھا۔ اس نشست کی کارروائی کے مطالعے سے اندازہ ہوا کہ ابھی تک نہ ہم نظامِ تعلیم میں مثبت تبدیلیوں کے مسئلے پر کماحقہ، غور کر سکے ہیں اور نہ ہمیں اس امر کا پوری طرح اندازہ ہے کہ پچھتر فیصد ناخواندہ قوم سے ہم نے جو توقعات وابستہ کر رکھی ہیں ان کے پورا ہونے کا امکان کیا ہے ہم تو صرف اتنا جانتے ہیں کہ اگر قومی بجٹ کا صرف معمولی سا دو فیصد حصہ تعلیم پر خرچ ہوتا ہے تو پوری دنیا کے مقابلے میں ہماری قومی ترقی کی رفتار بھی اتنی ہی معمولی رہے گی۔

اول تو اس نشست میں مروجہ نظامِ تعلیم کی خامیوں کا معاملہ بھی بہت حد تک گول رکھا گیا۔ بلکہ یہ تک کہا گیا کہ نظامِ تعلیم کے برے پہلوؤں پر بھی تو تنقید ہوتی رہتی ہے مگر اس نظام کے اچھے پہلوؤں کا کوئی ذکر نہیں کرتا جیسے اس نظام کے ماشاء اللہ اچھے پہلو بھی ہیں۔ ان اچھے پہلوؤں کی تفصیل تو نہیں بتائی گئی۔ البتہ یہ دعویٰ کیا گیا کہ اسی نظامِ تعلیم سے فیض یاب ہونے والوں نے پاکستان قائم کیا اور اسی نظام سے مسلح ہونے والوں نے پاکستان کی حکومت کے کاروبار کو باحسن خوبی سنبھالے رکھا ہے اس منطق کا نتیجہ اس کے سوا کیا نکل سکتا ہے کہ جو نظامِ تعلیم رائج ہے، اسی کو رائج رہنا چاہیئے اور اس میں کسی بڑی تبدیلی کی ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ یہی نظام قوم کے بڑے بڑے زعما پیدا کر چکا ہے۔ ایسا کہتے ہوئے یہ کم سوچا گیا ہے کہ اب ہم ایک آزاد اور خود شناس قوم ہیں، پرانے نظامِ تعلیم کی ترجیحات کے مقابلے میں ہماری آج کی ترجیحات یکسر مختلف ہیں۔ ہمارے قومی تقاضے مختلف ہیں، ہماری اجتماعی ضروریات مختلف ہیں اور اب ہمیں زیادہ واضح اور کھلے ذہنوں والے افراد کی ضرورت ہے جو لکیر کے فقیر نہ ہوں بلکہ نہایت اچھی طرح جانتے ہوں کہ وہ کس دور میں زندہ ہیں، وہ کس لمحہ عصر میں سے گزر رہے ہیں اور آج کے سکڑتے ہوئے کرۂ ارض پر دوسری اقوام کے مقابلے میں ہمارا مقام کیا ہے اور کیا ہم "بیک بنچر" تو نہیں ہیں۔

کہا گیا کہ چند برس پہلے طلبہ اور اساتذہ کا رویہ کچھ اور تھا اور آج کچھ اور ہے چنانچہ نظامِ تعلیم بدلنے کی بجائے طلبہ اور اساتذہ کا رویہ بدلنا چاہیئے۔ یہ نہیں سوچا گیا کہ اگر نظام نہیں بدلے گا تو رویہ کیسے بدلے گا۔ یہ بھی کہا گیا کہ صرف نظام تعلیم بدلنے سے سارے تعلیمی مسائل حل نہیں ہو جائیں گے بلکہ طلبہ اور اساتذہ کے رویے کو بدلنے کے علاوہ اس امر پر بھی غور کرنا چاہیئے کہ ہمارے نوجوان اعلیٰ تعلیم اعلیٰ ملازمتوں کے لئے حاصل کرتے ہیں اور قومی خدمت کا جذبہ مفقود ہے۔ غرض یہ ہے کہ اگر آپ نظامِ تعلیم اور نصاب تعلیم کو حقیقت پسندانہ انداز میں نہیں بدلیں گے، قومی خدمت کا جذبہ بیدار نہیں ہو سکے گا۔ کیونکہ انگریزی حاکم کا بخشا ہوا جو نظام تعلیم ہمارے ہاں رائج ہے (اور بیشتر وہی رائج ہے) اس میں تو قومی خدمت کے جذبے کو دبائے رکھنے کا اہتمام تھا تاکہ غلام قوم کی نئی نسل کلرکیاں کرنے کی بجائے اور انفرادی مفاد کے حصول کی بجائے اجتماعی مفاد اور قومی خدمت کو اپنا معیار نہ بنا لے۔ چنانچہ قومی خدمت کا جذبہ بھی نظامِ تعلیم بدلنے ہی سے پیدا ہوگا۔ ورنہ وہی پرانا نفسی نفسی ہی کا عالم رہے گا۔

نشست مذکورہ میں یہ بھی ارشاد کیا گیا کہ عوام الناس میں یہ شعور بیدار کیا جائے کہ وہ اپنے بچوں کو تعلیم دلوائیں۔ صرف اس طرح جہالت اور ناخواندگی کا خاتمہ ممکن ہے۔ سوال یہ ہے کہ جب عوام الناس ہی ناخواندہ ہوں گے تو ان میں یہ شعور پیدا کرنے کی صلاحیت کیسے پیدا ہو گی اور پھر اگر پہلی جماعت میں داخلہ لینے والے بچوں کی تعداد پانچویں جماعت تک پہنچتے پہنچتے آدھی رہ جاتی ہے تو اس کی وجہ بھی اس نشست میں شریک ایک شخصیت نے یہ کہہ کر بیان کر دی کہ ہمارے بچے پرائمری سطح پر ہی اپنی معاشی اور معاشرتی ضروریات کی بنا پر تعلیم کا سلسلہ منقطع کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ اس حق بات کے اعلان و اعتراف سے ثابت ہوتا ہے کہ ہماری قوم کی ستر پچھتر فیصد آبادی کی معاشی مجبوریاں اسے زیورِ تعلیم سے آراستہ نہیں ہونے دیتیں اور یہی وہ بنیادی نکتہ ہے جس کی طرف ایک فیصد بھی توجہ نہیں دی جاتی۔

ایک بزرگ نے شکایت کی کہ ہم لوگ جذباتی ہونے کی وجہ سے تنقید زیادہ کرتے ہیں اور پھر انہوں نے اپنے ہی جذباتی ہونے کا یہ ثبوت بھی فراہم کر دیا کہ خود ہی تنقید کرنے لگے۔ غرض یہ ہے کہ جب گھروں میں افلاس و احتیاج ہو اور جب قوم کا بیشتر حصہ محرومیوں کا شکار ہو تو وہ جذباتی نہیں ہوگا تو کیا مطمئن ہوگا؟ انہی صاحب نے جو قوم کے جذباتی ہونے کا گلہ کر رہے تھے۔ یہ بھی کہا کہ تعلیمی ترقی کی راہ میں سیاسی عدم استحکام سب سے بڑی رکاوٹ ہے اور یہ درست ہے۔

سیاسی افراتفری اور نتیجتاً حکومتی افراتفری اور "دسے مارشل لا، پر مارشل لاء" کی صورتِ حال نے قوم کا تعلیمی اور تہذیبی اور سیاسی حلیہ بگاڑ کر رکھ دیا ہے مگر سیاسی استحکام پیدا کرنے کے لئے بھی تو ایسے افراد درکار ہیں جو نئے نظامِ تعلیم کی پیداوار ہوں اور قدیم (یا مروجہ) نظامِ تعلیم کے زیرِ اثر وہی کچھ نہ کرتے پھریں جو ۱۹۴۷ء سے اب تک ہوتا آرہا ہے۔ ان صاحب نے یہ بھی کہا کہ قیامِ پاکستان کے بعد لوگوں میں رفاہ عامہ کا جذبہ ماند پڑ گیا ہے۔ سوال یہ ہے کہ تحریک پاکستان میں مسلمانوں کے اتحاد سے قطع نظر اس سے پہلے رفاہِ عامہ کا یہ جذبہ کہاں موجود تھا؟ صرف لاہور میں جتنے بھی ہسپتال تھے وہ غیر مسلموں کے رفاہِ عامہ کے جذبے کے تحت کام کر رہے تھے اور پورے شہر میں کوئی ایک بھی ہسپتال ایسا نہ تھا جو کسی مسلمان نے قائم کیا ہو یا کسی ہسپتال کی تعمیر و قیام میں اپنا حصہ ادا کیا ہو۔ سچی بات یہ ہے کہ رفاہِ عامہ کے جذبے سے ہمیں برطانوی دور میں کلیتاً محروم رکھا گیا۔ سو یہ ہماری فطرت بن گئی اور اب تک ہمارا یہی عالم ہے۔ اکا دکا مستثنیات کو چھوڑ کر باقی ہم سب اس مبارک جذبے سے محروم ہیں؟ اگر تلاش کی جائے تو اس محرومی کی جڑیں بھی ہمارے نظام تعلیم میں دریافت ہو سکیں گی۔

بڑے تعلیمی اداروں میں ہنگاموں کی ایک وجہ یہ بتائی گئی کہ بعض نااہل لوگ بھی داخلہ لے لیتے ہیں۔ یہ نہیں بتایا گیا کہ ان نااہلوں کو داخلہ دینے والے کون ہوتے ہیں؟ یہی ہمارے ماہرینِ تعلیم اور حکام تعلیم ہی تو ہوتے ہیں۔ وہ ان ہنگاموں کا الزام کم سے کم پچاس فیصد تو اپنے سر لیں۔ پھر ستم یہ ہے کہ اہل تعلیم کے اتنے اہم اجتماع میں اس مسئلے کا کوئی ذکر ہی نہیں آیا کہ بڑے بڑے شہروں، حد یہ کہ صوبائی دارالحکومت تک میں سالانہ امتحانات کے موقع پر علی الاعلان اور کھلم کھلا بددیانتی کے مظاہرے ہوتے ہیں مگر نہ حکومت ٹس سے مس ہوتی ہے اور نہ پولیس کے اکا دکا سپاہی نقل بازی کی اس وبا کو روکنے کے اہل ثابت ہوتے ہیں۔ اس کے باوجود "میرٹ میرٹ" کی رٹ بہت لگائی جا رہی ہے حالانکہ اب تو صورتِ حال یہ ہے کہ اگر کوئی نوجوان بہت اچھے نمبر حاصل کر کے کامیاب ہوتا ہے تو چہ میگوئیاں ہونے لگتی ہیں کہ اس نے یہ اعزاز کن خفیہ ذرائع سے حاصل کیا اور اس کو کون کون سے سماج دشمن عناصر کی حمایت حاصل تھی۔ اس صورت میں لفظ "اہلیت" کا مفہوم ہی بدل گیا ہے۔ اس لئے آج کے معاشرے میں بہت اہل وہی ہوگا جو اول درجے کا نااہل ہوگا۔

نظام تعلیم اور مسائل تعلیم کے بعض دیگر اہم پہلوؤں پر آئندہ بحث کی جائے گی۔

(روزنامہ جنگ ۲۲ اکتوبر ۱۹۹۲ء)

بقیہ: صـ۴ سے آگے

کہا کہ میو ہسپتال صوبے کا سب سے بڑا اور سب سے پرانا ہسپتال ہے اور اس لئے مریضوں کی جو تعداد علاج معالجہ کے لئے یہاں آتی ہے وہ دیگر تمام ہسپتالوں سے زیادہ ہے۔ اس تعداد کے پیش نظر یہ بات لازمی ہو گئی ہے کہ اس کی توسیع کی جائے اور یہ بھی کہ اس کے لئے بہتر مشینری مہیا کی جائے آپ نے میو ہسپتال کے میڈیکل سپرنٹنڈنٹ کو ہدایات جاری کیں کہ وہ ہسپتال کی بہبود اور ترقی کے لئے سکیم تیار کریں۔ اسی طرح اس ہسپتال کے ان حصوں کی مرمت کے لئے جہاں ٹوٹ پھوٹ اپنا اثر دکھا رہی ہے آپ نے کہا کہ یہ سکیم جلد از جلد تیار ہو جانی چاہیئے۔ اس موقعہ پر ہیلتھ سیکرٹری ایڈیشنل ہیلتھ سیکرٹری ڈائریکٹر جنرل ہیلتھ سروسز پنجاب اور میو ہسپتال کے میڈیکل سپرنٹنڈنٹ بھی موجود تھے۔

یہ ایک نہایت خوش آئند بات ہے کہ صوبے کے اس سب سے بڑے اور سب سے پرانے ہسپتال کی مرمت بھی کی جا رہی ہے اور اسے وسعت بھی دی جا رہی ہے

ہمارے خیال میں ایک بات جو نہ صرف اس ہسپتال بلکہ تمام ہسپتالوں کے لئے ضروری ہے یہ ہے کہ ڈاکٹر صاحبان نہ صرف مریضوں کے علاج میں ماہر ہوں بلکہ ان کی پبلک ریلیشننگ بھی بہتر ہونی چاہیئے۔ مریضوں کے ساتھ گفتگو اور ان کے ساتھ عمومی سلوک میں انہیں انسانیت کا بہتر نمونہ پیش کرنا چاہیئے۔ کہتے ہیں کہ مریض کے ساتھ تسلی اور تشفی دینے والی بات کی جائے تو گویا کہ اس کی آدھی بیماری دور ہو جاتی ہے۔ اگرچہ ہمارے اکثر ڈاکٹر نہایت نرمی کے ساتھ مریضوں کے ساتھ پیش آتے ہیں۔ لیکن اکا دکا ایسی مثالیں بھی مل جاتی ہیں جن کی کرختگی ناقابلِ برداشت ہوتی ہے۔ جہاں وہ مریض کی طرف اتنی توجہ نہیں دیتے جتنی توجہ کا وہ مستحق ہوتا ہے۔ ان باتوں کی طرف خاص طور پر توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مختصرات

(۱)

مکرم حبیب اللہ خان صاحب ایم ایس سی لکھتے ہیں۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے فرمایا۔

کسی قوم کی ترقی صرف اس بات پر منحصر نہیں ہوتی کہ اس میں صرف دس بیس عورتیں پڑھی لکھی جواں ہمت اور دلیر ہوں بلکہ اس بات کی ضرورت ہے کہ تمام عورتوں کا دینی معیار جذبۂ قربانی اور حوصلہ بہت بلند ہو۔ قوم میں بزدلی عورتوں کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے کہ مرد یہ سوچتا ہے کہ اگر میری جان چلی گئی تو میرے بعد میری بیوی بچوں کا کیا بنے گا۔ اس لئے ضروری ہے کہ بیوی بھی دلیر اور جواں ہمت ہو جو خاوند کو پوری ہمت دلائے۔

کامیاب قوموں کی تاریخ میں عورتوں کی جواں ہمتی اور دلیری کے بہت سے واقعات ملتے ہیں کہ عورتوں کی غیر معمولی جرأت اور دلیری کی وجہ سے جنگ کا پانسہ پلٹ گیا اور شکست جو سامنے نظر آ رہی تھی فتح میں بدل گئی۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کا ارشاد ہے کہ یہ باتیں بار بار سامنے لائی جائیں ان پر زور دیا جائے تاکہ معلوم ہو کہ دین حق عورتوں کو کس بلند مقام تک پہنچاتا ہے۔

(۲)

مکرمہ بشریٰ ناصر ہما صاحبہ بنت مکرم پروفیسر ناصر احمد صاحب پشاور "مطالعہ کتب مشغلے کے طور پر" کے عنوان سے لکھتی ہیں کہ وقت کا صحیح استعمال اور خاص طور پر فارغ وقت کو اچھے کام میں گذارنا بہت ضروری ہے۔ فارغ وقت کو اچھے طور پر گذارنا مشغلہ کہلاتا ہے بہت سے اچھے مشاغل ہیں سے مطالعہ سب سے اچھا مشغلہ ہے۔

دنیا کے تمام وہ لوگ جو قوموں کی تقدیریں بدلنے کا باعث بنے۔ ان میں مطالعہ کا شوق ایک مشترکہ خوبی تھی۔ جس سے انہوں نے دنیا بھر کے علوم حاصل کئے اور اپنی زندگی میں اپنے مطالعے کو استعمال کر کے زبردست کامیابیاں حاصل کیں۔ کتب کے مطالعے سے انہیں خود اعتمادی اور قوت فیصلہ کی دولت ملی۔ کتاب ہمیں علم کا وہ ہتھیار فراہم کرتی ہے جس سے لڑ کر پانے والی فتح آلات حرب کے استعمال سے حاصل ہونے والی فتح سے کہیں زیادہ پائیدار اور مؤثر ہوتی ہے۔ دنیا کے بڑے لوگوں نے کتاب ہی کو بہترین دوست ساتھی اور رہنما قرار دیا ہے۔ مطالعے کے بارے میں ایک دلچسپ واقعہ یوں ہے کہ ایک دفعہ ایک بحری جہاز طوفان کی زد میں آگیا۔ جہاز کے بچنے کی کوئی امید نہ رہی۔ موت سامنے نظر آ رہی تھی۔ جہاز پر افراتفری مچ گئی۔ اس اثناء میں لوگوں کی نظر ایک شخص پر پڑی جو بڑے آرام سے کتاب پڑھنے میں مصروف تھا۔ ایسے جیسے اسے کسی بات کی خبر ہی نہ ہو۔ کسی نے پوچھا کہ موت سر پر منڈلا رہی ہے۔ ایسے وقت میں تم یہ کیا کر رہے ہو۔ اس شخص نے بڑے اطمینان سے جواب دیا کہ میں جانتا ہوں موت قریب ہے اس لئے اپنی زندگی کے آخری لمحات فکر و پریشانی کی بجائے اس دوست کے ساتھ مل کر حسین بنانا چاہتا ہوں جس نے ہر مشکل کے وقت میرا ساتھ دیا۔

اس مشغلے کی اتنی خوبیاں ہیں کہ انہیں ایک جگہ بیان کرنا بھی مشکل ہے اس کے فوائد تبھی ہر شخص پر عیاں ہو سکتے ہیں جب وہ اسے خود اپنا کر دیکھے۔

(۳)

مکرمہ منور رشید صاحبہ صدر لجنہ اوکاڑہ نے ڈش انٹینا کے فوائد کے بارے میں ایک تحریر بھجوائی ہے۔ وہ لکھتی ہیں کہ حقیقت یہ ہے کہ موجدوں کے ہم پر اتنے احسانات ہیں کہ ان کا اجر ربّ قدیر ہی دے سکتا ہے۔

انہوں نے اس تکلیف دہ حقیقت کا بھی احساس کیا ہے کہ آج کے دور میں سائنسی ترقی اور ساری نئی ایجادات ان کے ذریعے ہو رہی ہیں۔ جو خدا کے عملاً نام لیوا نہیں ہیں۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا قانون یہ ہے کہ وہ سخت محنت کرنے والوں کو نکموں اور ہمت ہار جانے والوں پر فضیلت دیا کرتا ہے۔ ہاتھ سے محنت کر کے روزی کمانے والا اللہ کا دوست ہے۔ اس میں کسی عقیدے کی قید نہیں ہے۔ اس لحاظ سے دنیا کے تختے پر جو بھی نیک کام ہو رہے ہیں انسانیت کی بہتری اور فلاح کے لئے ہو رہے ہیں وہ سب کے سب خدا کے حبیبوں کے ہاتھ میں ہیں۔

محترمہ منور رشید صاحبہ ایم اے عربی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو مزید دینی و دنیاوی ترقیات سے نوازے۔

بقیہ: صفحہ ۳ سے آگے

کے بعد بعض دوستوں کو ہدایات دے کر ضلع شیخوپورہ بھجوا دیا تھا۔ وہاں ہندوؤں کی چھوڑی ہوئی زمینوں کے متعلق ان کے ایجنٹوں سے بات چیت بھی کر لی گئی تھی۔ اور بعض لوگ زمین دینے پر رضامند بھی ہو گئے تھے لیکن جب اس کا گورنمنٹ کے افسران سے ذکر کیا گیا تو انہوں نے کہا کہ گورنمنٹ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ غیر مسلموں کی چھوڑی ہوئی جائیداد فروخت نہ کی جائے۔ ہم نے انہیں کہا کہ ہم بھی ریفیوجی ہیں اس لئے کسی غیر کے پاس زمین فروخت کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا مگر انہوں نے جواب دیا کہ چونکہ ایسا کرنے میں غلط فہمی ہو سکتی ہے اس لئے یہ زمین قیمتاً نہیں دی جا سکتی۔ اسی دوران بعض احمدیوں نے یہ خیال ظاہر کیا کہ سکھوں میں ایک طبقہ حد سے زیادہ جوش والا ہے اس لئے بجائے اس کے کہ اس تجویز سے فائدہ ہو ایسے لوگ زیادہ شرارت پر آمادہ ہو جائیں گے ایک دوست نے یہ بھی کہا کہ آپ نے خواب میں جو جگہ دیکھی تھی وہ جگہ تو پہاڑیوں کے بیچ میں تھی اور یہ جگہ پہاڑیوں کے بیچ میں نہیں ہے میں نے ایک جگہ دیکھی ہے جو آپ کے خواب کے زیادہ مطابق ہے چنانچہ پارٹی تیار کی گئی اور میں بھی اس کے ساتھ موٹر میں سوار ہو کر گیا۔ وہ جگہ دیکھی واقعہ میں وہ جگہ ایسی ہی تھی صرف فرق یہ تھا کہ میں نے خواب میں جو جگہ دیکھی تھی اس میں سبزہ تھا۔ یہاں سبزہ کی ایک پتی بھی نہ تھی۔ یہ جگہ اونچی ہے اور نہر کا پانی اس تک نہیں پہنچ سکتا میں نے ایک گاؤں کے زمیندار سے پوچھا کہ آیا کسی وقت سیلاب کا پانی اس جگہ تک پہنچ سکتا ہے۔ اس نے کہا نہیں اور ایک درخت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے جس کے نیچے ہم کھڑے تھے کہا کہ اگر پانی اس درخت کی چوٹی پر پہنچ جائے تب اس جگہ تک پانی پہنچ سکتا ہے۔ اب حال میں جو سیلاب آیا ہے اس کا پانی بھی اس جگہ سے نیچے ہی رہا۔ اور اس جگہ تک نہیں پہنچ سکا۔ لیکن ہم نے سمجھا کہ اگر کوشش کی جائے تو شائد یہاں بھی سبزہ ہو سکتا ہے۔

(حضور نے جو خواب دیکھا تھا وہ الفضل ۲۱، دسمبر ۱۹۴۱ء میں شائع شدہ ہے۔

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم رشید احمد جنجوعہ صاحب دارالعلوم شرقی ربوہ کی بہو محترمہ یاسمین طاہرہ اف جسم متی کا گلٹی کا اپریشن تجویز ہوا ہے اور اپریشن کی کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کی ہے

○ محترمہ ثریا ثروت باجوہ صاحبہ اہلیہ مکرم نذیر احمد صاحب باجوہ چند دن سے بہت علیل ہیں۔

○ مکرم رانا غلام مصطفیٰ منصور صاحب مربی سلسلہ کی والدہ محترمہ اہلیہ ماسٹر محمد حسین صاحب (آف گھسیٹ پورہ) تقریباً ایک ماہ سے بیمار ہیں۔ گھٹنے میں سوجن اور شدید درد ہے۔ جسکی وجہ سے چلنے پھرنے میں دشواری ہے۔

○ مکرم طاہر جاوید صاحب ہمایوں گلے کے کینسر کی وجہ سے کینیڈا میں زیر علاج ہیں۔

○ مکرم صفدر علی وڑائچ صاحب قائد علاقہ سرگودھا جنکی بازو کی ہڈی فائرنگ سے ٹوٹ گئی تھی اب جوڑی جا رہی ہے۔ دوسرے دوست مکرم رانا محمد اشرف صاحب کی طبیعت اب بہتر ہے تیسرے دوست مکرم ارشد محمود صاحب کو گھر جانے کی اجازت مل گئی ہے۔ تینوں دوستوں کے لئے دعاؤں کی درخواست ہے۔

○ مکرم عبدالرحمٰن شاکر صاحب کے داماد مکرم شیخ مولود احمد صاحب مصطفیٰ آباد لاہور کے دل کا اپریشن ۲۵ اکتوبر ۹۲ء کو جرمنی سے آمدہ ماہرین امراض قلب نے پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی لاہور میں کیا ہے۔ جو کامیاب ہو گیا ہے۔ ابھی تک وہ خاص نگرانی میں ہیں۔

○ محترم محمود اقبال صاحب ابن ظفر اقبال صاحب دارالنصر غربی ربوہ کو گرنے سے سخت چوٹیں آئی ہیں اور ٹانکے لگے ہیں اور زیر علاج ہیں چند دنوں تک ان کی شادی کی تقریب منعقد ہونا تھی جو فی الحال ملتوی کر دی گئی ہے۔

احباب ان کے لئے دعا کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واقفینِ نو

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ تمام واقفینِ نو کو صحت و تندرستی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور وہ بڑے ہو کر خود اپنے آپ کو وقف کیلئے پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

جو دوست وقفِ نو میں شامل اپنے بچوں کی تصاویر الفضل میں شائع کرانا چاہتے ہیں انکی خدمت میں درخواست ہے کہ پاسپورٹ سائز بلیک اینڈ وائٹ اور صاف تصاویر بھجوائیں۔ یاد رہے کہ رنگین فوٹو ہو تو اخبار میں تصویر واضح نہیں آتی۔
(ادارہ)

عدنان احمد ابن محمد اسلم
پیر کوٹ ثانی

فریدہ فرحت بنت شبیر احمد
پیر کوٹ ثانی

نعیم احمد ابن غفور احمد
پیر کوٹ ثانی

نادیہ بی بی بنت غفور احمد
پیر کوٹ ثانی

عدنان مبارک ابن مبارک احمد
پیر کوٹ ثانی

عثمان احمد ابن اعجاز احمد
پیر کوٹ ثانی

اورنگ زیب ابن شریف احمد
پیر کوٹ ثانی

نجمہ مجید احمد بنت مجید احمد
پیر کوٹ ثانی

آمنہ بی بی بنت یعقوب احمد
پیر کوٹ ثانی

نگہت فردوس بنت محمد اشرف
چک چٹھہ

آصفہ قمر بنت کرامت اللہ
چک چٹھہ

طلحہ شہزاد ابن نورالدین منور
چک چٹھہ

فائزہ نسیم ابن نصیر احمد
پیر کوٹ ثانی

شاہد احمد ابن مسعود احمد
پیر کوٹ ثانی

محمد اجمل ابن محمد اشرف
جلہن

راشدہ منیر ابن منیر احمد
چک چٹھہ

رشیقہ سعادت بنت سعادت
احمد کھوکھر - چک چٹھہ

فرحت نسیم بنت مبشر احمد
چک چٹھہ

راشد احمد ابن ذکاء اللہ
چک چٹھہ

زیب النساء بنت عبدالوہاب
جلہن کوٹ امیر خاں

مونا صباح بنت غلام محمد
جلہن کوٹ امیر خاں

مدثر احمد ابن ناصر احمد
جلہن کوٹ امیر خان

صالحہ اشرف بنت محمد اشرف
جلہن

خرم احمد ابن محمد اشرف
جلہن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

○ ربوہ: یکم نومبر موسم خشک ہے گرد و غبار بڑھ رہا ہے۔ صبح اور رات کو سردی ہو جاتی ہے۔

○ ٹنڈو بہاول میں فوجیوں کے ہاتھوں ۹ دیہاتیوں کے قتل کے الزام میں پاک آرمی کی فیلڈ جنرل کورٹ مارشل نے میجر ارشد جمیل کو سزائے موت اور ۱۳ دیگر فوجیوں کو عمر قید کی سزا دی ہے۔ ان سب کی فوج کی ملازمتیں بھی ختم کر دی گئی ہیں۔ چیف آف آرمی سٹاف نے سزاؤں کی توثیق کر دی ہے۔ اس عدالت کے سربراہ آرمی کے ایک کرنل ہیں۔ نو۹ بے گناہ دیہاتیوں کے قتل کا واقعہ ۵-۶ جون کی رات کو پیش آیا۔ آرمی نے ابتدائی تحقیق کے بعد میجر ارشد کو گرفتار کر لیا تھا اور فوری طور پر میجر صاحب کا تنزل کر کے انہیں کیپٹن بنا دیا گیا تھا۔

○ پاکستان نے افغانستان سے مطالبہ کیا ہے کہ چینی انجینئروں کو اغوا کرنے والوں کو پاکستان کے حوالے کیا جائے یہ اغوا رقم حاصل کرنے کے لئے نہیں تھا بلکہ دو قبیلوں کے آپس کے جھگڑے کا شاخسانہ تھا۔

○ حکومت کے خلاف پی ڈی اے کی احتجاجی تحریک کے سلسلے میں لاہور اور دوسرے شہروں میں جلسے ہوئے اور جلوس نکالے گئے۔ لاہور میں جلوس کی قیادت ایئر مارشل ریٹائرڈ اصغر خان نے کی۔

○ افغانستان کے صدر برہان الدین ربانی کو مزید ۴۵ دن کے لئے افغانستان کا عبوری صدر نامزد کر دیا گیا ہے۔

○ مقبوضہ کشمیر میں جھڑپیں ہونے سے ۷۷ حریت پسند شہید اور ۴۰ بھارتی فوجی ہلاک ہو گئے۔ پانچ اخبارات پر پابندی لگا کر پریس سربمہر کر دیئے گئے۔

○ سیاچین کے بارے میں پاکستان اور بھارت کے سیکرٹریوں کی بات چیت آج نئی دہلی میں شروع ہو رہی ہے۔

○ افغانستان میں جنرل رشید دوستم اور حزب اسلامی کی فوجوں میں شدید جھڑپیں ہونے کی اطلاع ملی ہے۔ کابل میں حزب اسلامی اور جنرل مومن کی فوجوں میں بھی جھڑپیں ہوئی ہیں۔

○ مؤقر جریدہ اکانومسٹ نے لکھا ہے کہ بے نظیر کی مقبولیت بڑھ رہی ہے اور فوج کے ساتھ وزیر اعظم کے تعلقات کشیدہ ہو گئے ہیں۔ بھٹو کے بعد کوئی حکومت ایجی ٹیشن سے ختم نہیں ہوئی۔ بے نظیر کے لئے بھی یہ آسان کام نہیں ہو گا۔ قومی اخبارات سے بھی وزیر اعظم کے تعلقات خراب ہیں۔

○ عمران فاروق اور سلیم شہزاد سمیت ایم کیو ایم کے چھ افراد کے سروں کی قیمت تین لاکھ سے سات لاکھ مقرر کر دی گئی ہے۔

○ امریکی صدارتی انتخابات کل (۳ نومبر) کو ہو رہے ہیں۔ آخری جائزوں کے مطابق ڈیموکریٹک پارٹی کے مسٹر بل کلنٹن کو صدر بش پر واضح برتری حاصل ہے۔

○ لندن میں وزیر اعظم جان میجر کے دفتر کے قریب بم کا دھماکہ ہوا۔

○ سلامتی کونسل نے اپیل کی ہے کہ تاجکستان میں لڑائی بند کی جائے۔

○ جموں پٹھان کوٹ روڈ پر ایک بس میں بم کا دھماکہ ہونے سے ۲۳ افراد ہلاک ہو گئے۔

○ وفاقی وزیر برائے دفاعی پیداوار میر ہزار خان بجارانی نے کہا ہے کہ ملک میں مارشل لاء کا کوئی امکان نہیں۔

○ خالصتان کے حامی سکھوں نے ۳۳ ہندوؤں کو گولی سے اڑا دیا ہے۔

خود مل کر تشخیص و مشورہ کے خواہشمندوں کی خاطر
حضرت حکیم نظام جان کے فرزند
حکیم عبدالحمید اعوان کا
ماہانہ پروگرام

۰۔ ۵ تا ۷ تاریخ۔ مشہور دواخانہ نزد لیٹر بکس اقصیٰ چوک ربوہ۔ فون ۹۰۶

۰۔ ۱۰ تا ۱۲ تاریخ۔ سیکٹر آئی ۲/۱۰ گلی نمبر ۱۱۔ اسلام آباد۔

۰۔ ۱۵، ۱۶ تاریخ۔ مشہور دواخانہ چوک قلعہ کالر والہ۔

۰۔ ۲۱ تا ۲۳ تاریخ۔ مشہور دواخانہ محمود آباد نمبر ۳ کراچی۔ فون ۵۴۸۱۷۹-۴۴

۰۔ ۲۵ تا ۲۷ تاریخ۔ مشہور دواخانہ نزد پرانی کوتوالی حضوری باغ روڈ۔ ملتان فون: ۵۱۰۵۶۴-۴۴

باقی دنوں میں
مشہور دواخانہ نزد پنڈی بائی پاس جی۔ٹی روڈ گوجرانوالہ میں مشورہ ہو سکتا ہے۔ گوجرانوالہ فون ۲۱۸۵۳۴ / ۲۱۹۰۶۵

طلباء و طالبات کیلئے
نادر موقع

ربوہ میں ۱۹۸۶-۸۷ء کے بعد پھر شماریات (STATISTICS) کی مناسب ٹیوشن اور بہتر گائیڈنس کا مرکز۔ اب ایف۔ اے کے طلباء و طالبات کے ساتھ ساتھ بی۔ اے/بی ایس سی کے طلباء و طالبات کیلئے بھی سہولت ہے طلباء و طالبات کے اوقات علیحدہ علیحدہ ہوں گے۔ رابطہ معلومات کیلئے
پتہ: نور احمد بشیر ایم۔ ایس سی (STAT)
۱۲/۱۳ البشیر نزد چوک یادگار دار الصدر جنوبی ربوہ

ایک وقت میں تین کام

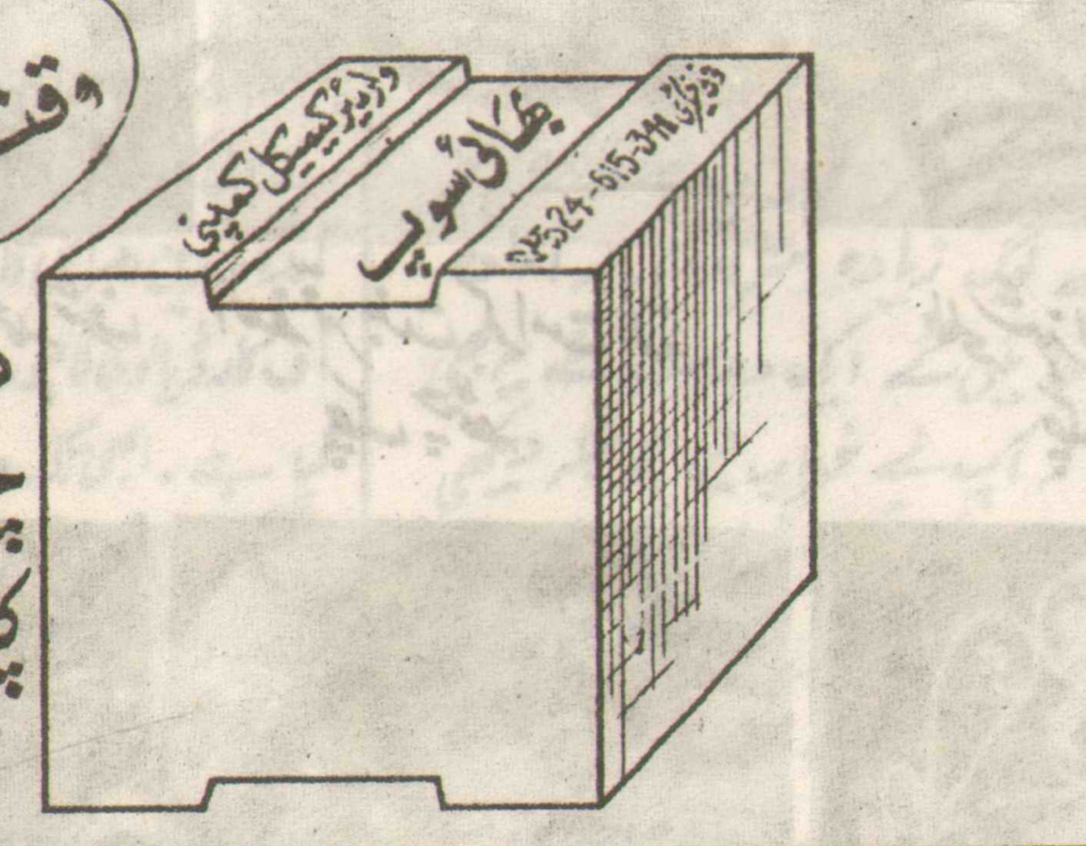

دھوئے بھی
چمکائے بھی
کپڑوں کو مہکائے بھی

بھائی سوپ (رجسٹرڈ)

وزن میں پورا ◉ معیار میں اعلیٰ

بھائی سوپ جدید اور اعلیٰ اجزا سے تیار ہونے والا صابن جو کپڑوں کو صاف کرنے کیساتھ ساتھ متعدی امراض کے جراثیموں سے بھی پاک کرتا ہے۔ اونی سوتی اور ریشمی کپڑوں کی اعلیٰ دھلائی کے لئے مشہور زمانہ وارئیر کیمیکل کمپنی کا بھائی سوپ استعمال کریں!

وارئیر کیمیکل کمپنی (رجسٹرڈ) پاکستان فیصل آباد

فون نمبر سیل آفس فیصل آباد ۴۱۷۷۶۴ - ۴۷۷۶۴ // فیکٹری ۶۱۵ - ۳۴۰ / ۴۵۲۴۰

جدید ہومیوپیتھی

کیوریٹو سسٹم (CURATIVE SYSTEM) ہومیوپیتھی کی جدید ترین (MODERN) صورت ہے۔ محض چھوٹی طاقت (۳۰ پوٹینسی یا اس سے کم) کے چند مرکبات تو یورپ اور ایشیا کی کئی کمپنیاں پیش کرتی ہیں لیکن ٹنکچر (Q) سے لے کر ۶، ۳۰، ۲۰۰، ۱۰۰۰، دس ہزار اور لاکھ طاقتوں (POTENCIES) میں ۵۰۰ مکمل اور مختصر کورسز میں عام استعمال کی انسانی، حیوانی اور پولٹری ادویات کا ایک نظام صرف ہم پیش کرتے ہیں۔ پرانی، ضدی، بار بار حملہ کرنے والی اور پیچیدہ امراض کے مکمل کورسز، رہنما لٹریچر کے ساتھ ایسا آسان طریقہ علاج مہیا کرتے ہیں کہ ہومیوپیتھک ڈاکٹروں کے ساتھ ساتھ کثیر تعداد میں ایلوپیتھ ڈاکٹر اور یونانی طبیب بھی ان سے بھرپور استفادہ کر رہے ہیں۔ عام پڑھے لکھے لوگ بھی استفادہ کر سکتے ہیں — مفصل لٹریچر ہر شہر کے کیوریٹو سٹاکسٹوں سے مفت یا ایک روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر بذریعہ ڈاک طلب کریں۔

کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی (رجسٹرڈ) ربوہ فون ۶۰۶، ۶۰۷، ۷۱۰